

869

ایجندڑا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 26 جون 2009

تلادت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

## سرکاری کارروائی

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2009 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2009)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2009، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے کوئی الفور زیر غور لا یا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2009 منظور کیا جائے۔

2- منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال 2009-2010 کا ایوان میں پیش کیا جانا۔

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال 2009-2010 ایوان میں پیش کریں گے۔

3- آرڈیننس (ترمیم) (صوبائی موثر گاڑیاں مجریہ 2009) آرڈیننس نمبر 1 بابت (2009)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2009 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) رجسٹریشن سوسائٹیز مجریہ 2009 (آرڈیننس نمبر 2 بابت (2009

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) رجسٹریشن سوسائٹیز مجریہ 2009 ایوان میں پیش کریں گے مسودہ قانون و ایونیورسٹی مصدرہ 2009 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت (2009)

ایک وزیر مسودہ قانون و ایونیورسٹی مصدرہ 2009 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ چنگیں ایک اینڈ ہیلٹھ انسٹی ٹیو شرکی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال 2007-08

ایک وزیر پنجاب کے میدیکل اینڈ ہیلٹھ انسٹی ٹیو شرکی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال 08-07 ایوان میں پیش کریں گے۔

## صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 26 جون 2009

(یوم الجمع، 2 ربیع الاول 1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چینبرز، لاہور میں صبح 10 نج کر 13 منٹ پر زیر  
صدرات جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم ۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا  
أَكْتَسَبَتْ ۖ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذنَا إِن نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۖ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ  
عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتُهُ ۖ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۖ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا  
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَأَعْفُ عَنَا وَأَغْفِرْ لَنَا وَأَرْحَمْنَا ۖ أَنْتَ  
مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

**سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیت ۲۸۶**

خدکسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بڑے کرے  
گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے  
پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں  
طااقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر فرماء۔ اور ہمیں بخش دے  
اور ہم پر رحم فرماء۔ تو ہی ہمارا مالک ہے۔ اور ہم کو کافروں پر غالب فرماء۔

وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا بِلَاغٍ ۝

26-جنون 2009

صوبائی اسمبلی پنجاب

875

---

نعتِ رسول مقبول ﷺ کی سعادت جناب اختر حسین قریشی نے حاصل کی۔

### نعتِ رسول مقبول ﷺ

قرآن دسدا اے بڑائی حضور دی  
کھڑا کرے گا مدح سرانی حضور دی  
قوسین دے مقام نیں اے راز کھویا  
اللہ ای جاندا اے رسائی حضور دی  
بن ویکھیاں جدے تے کروڑاں نثار نیں  
صورت خدا نے کیسی بنائی حضور دی  
میتھوں بے روزِ حشر نوں پچھیا فرشتیاں  
رو رو کے میں دیاں گا دہائی حضور دی  
قرآن دسدا اے بڑائی حضور دی  
اوٹھے تے باپزید جئے دم نہ مار دے  
کتھے ظہوری کتھے گدائی حضور دی

### پاؤنٹ آف آرڈر

سابق امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد (مرحوم)

اور رہنمای پیپلز پارٹی جناب ظاہر حسن ڈار کی اہلیہ کے لئے دعائے معفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الراحمن الرحیم۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان) پاؤنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل ایک نمایت، ہی مقندر شخصیت، جماعت اسلامی کے سابق امیر میاں طفیل محمد انتقال کر گئے ہیں جو کہ بہت اعلیٰ اخلاقی قدر ہوں کے حامل تھے اور انہوں نے اپنی جماعت کو معتمد سیاست کا پابند رکھا۔ میری گزارش ہو گئی کہ ان کی معفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ رفتہ سلطانہ ڈار صاحبہ کی طرف سے بھی آیا ہے کہ پیپلز پارٹی لندن کے سٹی صدر جناب ظاہر حسن ڈار کی اہلیہ وفات پائی گئی ہیں، ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ) پاؤنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میاں طفیل محمد کی نہ تو بھی نماز جنازہ ہوئی ہے اور نہ ہی تدفین ہو سکی ہے تو میرا خیال ہے کہ ان کے لئے فاتحہ نماز جنازہ کے بعد کی جائے تو بہتر ہے۔ درجات کی بلندی کے لئے دعا تو ہم ہر وقت کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان) جناب سپیکر! روایت اور طریق کارتویہ ہے کہ نماز جنازہ اور تدفین کے بعد دعائے معفرت کی جاتی ہے۔ قائد حزب اختلاف نے جوابات کی ہے اس میں تو کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ اگر وہ مناسب سمجھیں تو ہم ایک مشترکہ قرارداد لے آتے ہیں جس میں ان کی خدمات کو سراہا جائے اور جماعت اسلامی سے اطمینان فسوس کو بھی اس میں شامل کر لیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب ان کی تدفین ہو جائے گی تو کل دعائے معفرت مناسب رہے گی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان) جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب کی تجویز سے متفق ہوں کہ ہاؤس کی طرف سے ایک مشترکہ قرارداد لائی جائے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! میرے خیال میں اب تھاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! وقت کی طرف آپ کی توجہ دلانی ہے۔ اجلاس 00-09 بجے شروع ہونا تھا، ڈیڑھ گھنٹے کے انتظار کے بعد بھی ہاؤس میں ممبران کی تعداد بہت کم ہے۔ آج بہت اہم issues بحث آنے ہیں۔ فناں بل پیش ہونا ہے۔ میں نہ چاہتے ہوئے، انتہائی بو جھل دل سے اور افسوس کے ساتھ یہ تین لفظ کہتی ہوں کہ کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے کیا کہا ہے؟

### کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ہاؤس میں کورم نہیں ہے، آپ پہلے کورم پورا کریں۔ آپ حزب اقتدار کے ممبران کی کا اندازہ لگائیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب ائتلاف نے قرارداد کے لئے بات کی ہے اور یہ کورم point out کر رہی ہیں۔ یہ ان کا عجیب طریقہ ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی ہو چکی ہے اس لئے گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

ہاؤس کورم میں نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ (اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔۔۔ گنتی کی گئی۔۔۔ کورم پورا ہے، کارروائی کا آغاز کیا جائے۔  
(نمرہ ہائے تحسین)

## تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: No comments. اب ہم تحریک استحقاق کو لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سمیہ امجد: ابھی کورم پور انہیں ہوا۔

(اس مرحلہ پر معزز کن حزب اختلاف ڈاکٹر سمیہ امجد نے

معزز ممبر ان کی گنتی کرنا شروع کر دی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان) rules! کسی رکن کو ایسی حرکت کرنے کی

اجازت نہیں دیتے۔ جو یہ محترمہ ڈاکٹر سمیہ امجد صاحبہ کر رہی ہیں، یہ کیا طریق کارہے؟ جب گنتی آپ

کے حکم پر ہو گئی ہے اور آپ نے announce کر دیا ہے کیا ان کو یہ اختیار ہے کہ یہ ایسی حرکت کریں؟

جناب سپیکر: آپ مجھے مخاطب کر سکتی ہیں اور مجھے بات سکتی ہیں جس طرح اشارے سے آپ گنتی کر رہی

ہیں آپ کا وہ کام نہیں ہے۔ شکریہ

محترمہ سمیہ امجد: جناب سپیکر! میں عرض ---

جناب سپیکر: محترمہ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سمیہ امجد: جناب والا! میں معذرت چاہتی ہوں۔ (قطع کلامیاں)

**MR. SPEAKER:** No comments. Order please.

محترمہ سکینہ شاہین خان صاحب کی تحریک کا وزیر قانون صاحب نے جواب دینا تھا۔

منڈی احمد آباد (اوکاڑہ) میں سب انسپکٹر کا گھر میں بلا اجازت داخل ہو کر

اہل خانہ کو تشدد کا نشانہ بنانا

(--- جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان) جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق میں، میں نے

ڈی پی اور متعلقہ ایس ایج اوجو کہ سب انسپکٹر ہے کو میں نے اپنے آفس میں بلوایا تھا۔ محترمہ کی ان سے

میٹنگ ہوئی اس میں یہ سارا معاملہ discuss ہوا تو انہوں نے ایک بیغنے کا نام لیا ہے کہ جس طرح سے

محترمہ سکینہ شاہین خان صاحبہ چاہتی ہیں اس کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس کو sort کریں گے۔ انہوں نے ایک ہفتے کا ٹائم لیا ہے۔ یہ آپ ان سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ان کی بات سے مطمئن ہیں؟ میرے خیال میں انہوں نے آپ سے ٹائم تو لے لیا ہے۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب والا! ایک ہفتے کے بعد میں ان کو ریکارڈنگ بھی دے دوں گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ ایک ہفتے کے لئے اس کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! یہ Child Protection Bureau کا معاملہ ہے۔ یہاں ہمارے پاس بیورو موجود ہے ان کے پاس rescue بھی ہے۔ اگر وہاں پر rescue کو بھیج کر ان بچوں کو ان کے ادارے میں بلا لیا جائے تو میں سمجھتی ہوں اس طرح سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پاؤ ائٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا! میں نے فاتحہ خوانی کی درخواست کی تھی لیکن اپوزیشن کی طرف سے کورم کی نشاندہی کردی گئی حالانکہ فاتحہ خوانی کے لئے تو کورم کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ فاتحہ تو چار بندے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جان بوجھ کر توجہ ہٹائی گئی ہے۔ میں نے چٹ بھی بھیجی تھی اور یہ ایک استحقاق ہوتا ہے اس لئے فاتحہ توسیب کو پڑھنی پڑے گی۔ میری وہ زیادہ عزیزہ تھیں۔ محمود الحسن ڈار سابق ایمپلی اے کی بھادج تھیں اور ظاہر حسن ڈار کی وہ بیوی تھیں۔ وہ لندن پیپلز پارٹی کے سٹی صدر ہیں۔

جناب سپیکر: دعا کروادی جائے۔

(اس مرحلہ پر رہنمایا پیپلز پارٹی جناب ظاہر حسن ڈار کی اہلیہ کے لئے کی فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: نیپر اشرف صاحب کی بھی ایک تحریک استحقاق تھی اس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں گے۔

**ڈی پی او شیخوپورہ کا معزز پارلیمنٹریں کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال  
---جاری**

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ پیر محمد اشرف رسول صاحب کی جو تحریک استحقاق نمبر 32 ہے اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! پیر اشرف صاحب آپ کی اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

پیر محمد اشرف رسول: جناب والا! اس سلسلے میں میری بھی عرض سن لیں۔ یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد تو ہو گیا، پتا نہیں اس کا اجلاس کب ہو گا؟

جناب سپیکر: کیا فرمائے ہیں؟

پیر محمد اشرف رسول: جناب کمیٹی کا اجلاس کب ہو گا؟

جناب سپیکر: یہ آپ بعد میں پوچھ لیں۔

پیر محمد اشرف رسول: جناب والا! آپ میری بات تو سن لیں کہ پورا شیخوپورہ رورہا ہے۔ شیخوپورہ کے جتنے ایمپی ایز ہیں تنگ ہیں، منظر صاحب کے سامنے ڈی آئی بی صاحب یہ قبول کر کے گئے ہیں کہ وہ ہمارے خلاف اپنے روزناچوں میں رپورٹ لکھتے ہیں اور وہ یہ قبول کر کے گئے ہیں۔ اس سے پہلے لاہور میں ہمارے ایک ساتھی کے خلاف رپورٹ میں لکھی گئی ہیں۔ اگر پولیس روزانہ یہ رپورٹ میں لکھتی رہے گی اور آپ روزانہ کوئی لالی پاپ دے دیں گے۔ طارق باجوہ کے ساتھ بھی پہلے اسی طرح ہوا تھا وہ معاملہ بھی کمیٹی کے سپرد ہے۔ اگر آپ لوگوں کو ہمارا یہ آنالسند نہیں ہے تو پھر ہم گھر بیٹھ جاتے ہیں۔ ہمارا کل بھی یہ مطالبہ تھا کہ جب تک ڈی پی او شیخوپورہ کو آپ پنجاب سے surrender نہیں کریں گے ہم اپنے احتجاج کو جاری رکھیں گے اور یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ جو بھی اٹھتا ہے کوئی ایس ایچ او ہو، کوئی ڈی پی او ہو جناب یہ ایمپی ایز کے خلاف ایک routine ہے۔ خود وہ جرم کرتا ہے، زیادتی کرتا ہے اور ایمپی ایز کے خلاف رپورٹ میں لکھ دیتا ہے۔ اس سلسلے میں اگر آپ اس طرح سے کام چلاتے رہے تو کام نہیں چلے گا۔

معزز اکین: شیم، شیم۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون سے پوچھتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں دو چیزیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ انہوں نے تحریک استحقاق میں جو موقف اختیار کیا میں نے اس کو confront نہیں کیا۔ آج صحیح بھی ڈی آئی جی شیخ نو پورہ رنج کو یہاں پر بلا یا تھا اور ان کے ساتھ دوستوں کی میٹنگ کروائی۔ میں اس ڈی پی او کو بھی بلا نا چاہتا تھا لیکن انہوں نے یہ فرمایا کہ ہم اس کے ساتھ بیٹھنے کو تیار نہیں ہیں۔ اب اس کے بعد جماں تک استحقاق کمیٹی کا تعلق ہے میں on the floor of the House اپنے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اجلاس کے فوراً بعد استحقاق کمیٹی کے چیئرمین کے انتخاب کے لئے اجلاس بلا یا جائے گا اور اس کے دوسرے روز وہ اس تحریک استحقاق کو take up کر سکتے ہیں۔ باقی اس سلسلے میں جو تحریک استحقاق کمیٹی recommend کرے حکومت اس کی پابند ہے اور اس کی پابندی کرے گی لیکن جماں تک انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اس کو ٹرانسفر کیا جائے یا surrender کیا جائے۔ یہ وزیر اعلیٰ کا اختیار ہے اور میں نے ان سے یہ بھی بات کی ہے کہ اس معاملے کو میں ان کے نوٹس میں لاوں گا۔ ان کے وہ قائد ہیں treasury benches سے ان کا تعلق ہے، خود بھی وزیر اعلیٰ پنجاب سے آج ہی بات کر سکتے ہیں۔ اگر یہ حکم فرمائیں تو میں اس چیز کو manage کر دیتا ہوں۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ تو نہیں ہے، تحریک استحقاق تو کمیٹی کے ہی سپرد کی جاسکتی تھی اور میں نے آپ سے کہا ہے اور آپ نے یہ کمیٹی کے سپرد کر دی ہے۔

چودھری طارق محمود باجوہ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر! مورخہ 6 جنوری کو میرے گھر واقعہ ہاوس سیناگہہ میں ایس پی لائل پور ٹاؤن اصغر یوسف زئی، ایس ایچ او ساہیاں والا اور ایس ایچ او چک جھمرہ تقریباً 30/25 مسلح داخل ہوئے اور بد تیزی کی، جس واقعہ کی میں نے تحریک استحقاق نمبر 3، 9۔ جنوری کو ایوان میں پیش کی۔ آپ نے اس کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیا۔ 6 ماہ گزر چکے ہیں میری تحریک کو سردخانے میں ڈال دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری توگزارش ہے کہ معزز ممبر ان کا استحقاق ویسے ہی ختم کر دیں تاکہ کسی رکن اسمبلی کا استحقاق ہی مجرور نہ ہو۔ ڈی پی او شیخوپورہ کا وقوعہ دیکھ لیں اس نے سب سیاستدانوں کو ننگی گالیاں دی ہیں مگر اس کا کیا ہوا ہے؟ (شیم، شیم)

آپ جب تک پولیس کو لگام نہیں دیں گے روزانہ ایسے واقعات ہوتے رہیں گے۔ اس سانگھہ بہل والے وقوعہ کا مقدمہ نمبر 2009/27 جم 149/497/139/322 ایس پی، ایس ایچ او، 30/25 نامعلوم افراد تھانہ سٹی سانگھہ بہل میں درج ہوا مگر 6 ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر ارکان اسمبلی کا یہ حال ہے تو دوسرے لوگوں کا کیا حال ہوتا ہو گا؟ میں نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ معزز ارکان اسمبلی کا دفاع کریں، اپنے وزیروں کو با اختیار بنائیں، ڈی پی او، ڈی سی اوس کے ہیں جس کی گورنمنٹ ہے۔ ان کو آنکھیں پھیرتے ہوئے ایک پل بھی نہیں لگتا۔ گورنر راج میں اس بات کا آپ کو بخوبی اندازہ ہو جانا چاہئے تھا مگر افسوس یہ بیور و کریمی اس گورنمنٹ کو ناکام بنانے کی کوشش کر رہی ہے اور آپ کی پارٹی کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ خدار! اس پر غور کریں، باتیں توبہت ہیں مگر اتنا ہی کہوں گا:

سچ آکھاں تے بھجن کھاکھاں  
تے ڈر دی سچ نہ آکھاں

رانا تنور احمد ناصر: جناب سپیکر! جیسے ابھی میرے بھائی باجوہ صاحب بات کر رہے تھے کہ ڈی پی او شیخوپورہ نے سیاستدانوں کو ننگی گالیاں دی ہیں تو میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس ڈی پی او کو کم از کم فی الفور suspend کر کے OSR بنایا جائے۔ اس کے ساتھ ہماری working relationship نہیں ہے ورنہ کوئی اور بھی ننگیں نوعیت کا وقوعہ ہو سکتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم طارق باجوہ صاحب نے جوبات کی ہے مجھے ان کی بات سے اختلاف نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دوسری سائیڈ کی حقیقت کو ساتھ ہی بیان کر دینا چاہئے۔ جن دنوں ان کی تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد ہوئی تھی ان دنوں پیشیں کمیٹی تحریک استحقاق کو deal کر رہی تھی لیکن یہ تحریک اس وقت اس لئے under consideration

نہ آئی کیونکہ باجوہ صاحب نے خود اس خواہش کا اظہار کیا یا یہ بات manage ہو گئی کہ تمام پولیس افسران جن میں آرپی او فیصل آباد، ایڈیشنل آئی جی چودھری عبدالمحبید، ڈی آئی جی فیصل آباد ملک احمد رضا، ڈی آئی جی شیخوپورہ رتچ جو اس وقت چودھری تنور صاحب تھے تو انہوں نے کہا کہ اگر یہ سارے لوگ میرے گھر آ کر معافی مانگیں تو میں اس واقعہ پر ان کو معاف کرنے کے لئے تیار ہوں اس کے ساتھ انہوں نے یہ شرط رکھی کہ لاہور میں اس کے ساتھ آئیں تو میں نے خود ان کی خدمت میں پیش ہو کر ان سے ٹائم لیا اور انہوں نے جو ٹائم دیا اس ٹائم پر آرپی او فیصل آباد، سی پی او فیصل آباد اور ڈی آئی جی شیخوپورہ رتچ اور میں ان کے دولت خانے پر حاضر ہوئے وہاں پر ان سے باقاعدہ ان الفاظ میں جن الفاظ میں معافی مانگی جاتی ہے ان افسران نے میری موجودگی میں ان سے معافی مانگی انہوں نے سب کو معاف کیا اور انہوں نے کہا کہ آپ بے شک ایس ایس ایس ایس کو بحال کر دیں لیکن ڈی پی او نکانہ کو ہر قیمت پر میں سے ٹرانسفر کر دیا جائے تو ان کے معافی دینے کے بعد پھر ان لوگوں کو بحال کیا گیا اور ڈی پی او کو ٹرانسفر کر دیا گیا، معافی دینے کے بعد انہوں نے اس دن ہمیں اپنے گھر پر بڑا ہی لذیذ اور پر تکلف کھانا کھلایا اور سارا معاملہ وہاں پر up patch ہوا۔ میں آج بھی ان کا برا امکنہ ہوں کہ انہوں نے ہمیں بہت اچھا کھانا کھلایا اور وہاں میرے جانے پر میری بہت عزت کی لیکن اب اس کے بعد بھی اگر اس معاملے میں کوئی اور چیز انہیں مطلوب ہے تو یہ میرے بھائی ہیں یہ میرے پاس آف میں آجائیں جو یہ مزید حکم کریں گے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بھی بجا لائیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس ساری کارروائی کو اس انداز سے بالکل rule out کیا جائے۔

چودھری طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! اس وقت ایس پی یوسف زی کو معافی نہیں دی گئی تھی۔ میں لاہور میں کا احترام کرتا ہوں یہ سارا معاملہ ان کے کہنے پر ہوا تھا انہوں نے کہا تھا کہ یہ معاملہ استحقاق کیمیٹ کے سپرد کریں گے۔ میری گزارش ہے کہ 6 ماہ پہلے جو مقدمہ درج ہوا ہے اس کا بھی تک کچھ نہیں ہوا، روزانہ یہی ہوتا ہے کہ کسی طرح یہ خارج کروادیں۔ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، 6 ماہ ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! یہ سارے دوست ڈیڑھ سال سے بول رہے ہیں کبھی ہمیں بھی بولنے دیں۔ عرض یہ ہے کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور آپ کہتے ہیں کہ اس پر بولیں بھی نہ۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانتانے اللہ خان) :جناب سپیکر! میں اس میں یہ بات بھی واضح کر دوں کہ محترم طارق باجوہ صاحب نے یہ بالکل درست کہا ہے کہ انہوں نے دو آدمیوں کو واقعی معاف نہیں کیا تھا، ایک ڈی پی او ننگانہ اور ایک ایس پی یوسف زئی لاکل پور ٹاؤن، ان دونوں کے متعلق انہوں نے کہا تھا کہ ان کو میں معاف نہیں کرتا اور انہیں آپ ٹرانسفر کریں اور جہاں تک میری information ہے کہ ڈی پی او ننگانہ بھی ٹرانسفر ہو گئے تھے اور ایس پی لاکل پور ٹاؤن کو بھی ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔

چودھری طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! ایس پی یوسف زئی پر مقدمہ درج ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں جب آپ کی تحریک استحقاق، استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دی گئی ہے جس کی انہوں نے assurance دلائی ہے کہ اجلاس کے فوراً بعد دو دن کے اندر اندر چیز میں کا انتخاب ہو جائے گا تو پھر آپ کے کیس کو فوری طور پر take up کر لیں گے۔

سینئر وزیر / وزیر آبادی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد) :جناب سپیکر! میرے محترم بھائی جو شیخنپورہ سے تعلق رکھتے ہیں میری ان سے گزارش ہے کہ میں اور سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب آج اجلاس ختم ہونے کے بعد ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ معاملہ دیکھتے ہیں اور اگر یہ مطمئن نہ ہوئے تو کل بے شک دوبارہ ہاؤس میں بات کر لیں۔

رانا تنور احمد ناصر: جناب سپیکر! ہمارے colleague کے ساتھ سراسر زیادتی ہوئی ہے تو ہم اس کے ساتھ بیٹھ کر کیا بات کریں گے؟ یہ ڈینا نہ صرف ہمارے شیخنپورہ کے ایم پی ایز کی ہے بلکہ پورے ہاؤس کی ہے کہ ڈی پی او شیخنپورہ کو suspend کیا جائے۔ (sense of House prevail) اس سے بڑی اور کیا زیادتی ہو سکتی ہے کہ ایک ڈی پی او سیاستدانوں کو ننگی گالیاں دے؟ (اس مرحلہ پر کچھ معزز اکین اپنی نشتوں سے اٹھ کھڑے ہو گئے)

(شور و غل)

جناب سپیکر! DPO شیخنپورہ کو suspend کیا جائے۔ DPO شیخنپورہ کو suspend کیا

جائے۔ DPO شیخنپورہ کو suspend کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راتناشان اللہ خان) : جناب سپیکر! اگر تمام دوست تشریف رکھیں تو میں عرض کرتا ہوں۔ میں نے پہلے جس طرح محترم بھائی طارق باجوہ صاحب کی تحریک کے متعلق عرض کیا ہے کہ انہوں نے جس طرح سے جو چاہا اس کے مطابق عملدرآمد ہوا، دونوں SP's ٹرانسفر ہوئے اور ان کے گھر جا کر معافی سے یہ معاملہ ختم ہوا۔ اس کے بعد بھی میں نے on the floor of the House of the ان کو یقین دلایا ہے کہ اگر اس کے علاوہ بھی کوئی معاملہ ہے تو یہ ہمارے ساتھ استحقاق کیٹی میں پیٹھیں یا میرے چینبر میں تشریف لے آئیں۔ یہ جو کیس گے اس کے مطابق کارروائی کریں گے۔ جمال تک شیخنپورہ کے DPO کا معاملہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم rule of law and democratic norms کے داعی ہیں۔ ہم نے اس کے لئے محنت کی ہے۔ اگر ہم کسی ایسے عمل میں شامل ہوں گے، جو ان چیزوں کی نفع کرتا ہو گا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس صوبے کے 8 کروڑ عوام کو کیا پیغام دیں گے؟ اگر اس بنیاد پر ہم DPO کو suspend کریں اور وہ اگلے دن جا کر کوڑت سے stay order لے آئے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہم حکومت اور اس ہاؤس کی کس حد تک عزت میں اضافہ کریں گے؟

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ان کا مطالبہ ہے۔ اس مطالبے کے پیشگھے ایک بنیاد ہے اور وہ اس کارویہ ہے۔ اس رویے کو میں on the floor of the House condemn کرتا ہوں اور اپنے بھائیوں کی بات کی تائید کرتا ہوں لیکن یہ معاملہ چیف ایگزیکٹو کے نوٹس میں لا یا جائے اور وہ اس on merit فیصلہ کرے۔ اس بنیاد پر فیصلہ نہ ہو کہ فلاں جگہ پر نعرے لگے ہیں اور فلاں جگہ پر مطالبہ ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ فیصلہ merit پر ہو گا۔ میں ان کے اس موقف کی تائید کرتا ہوں کہ اس نے جو رویہ ان بھائیوں کے ساتھ اختیار کیا ہے میں اس کو condemn کرتا ہوں اور اپنے ان بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ معاملہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہزاد شریف صاحب کے علم میں اجلاس کے فوراً بعد لا یا جائے گا۔ اس پر ضرور action ہو گا۔ میں نے اس سے توانکار نہیں کیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ فیصلہ اسی انداز میں ہونا چاہئے جو انداز democratic، legal اور قوانین کے مطابق ہو۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ضلع شیخوپورہ اور نکانہ صاحب کے ممبر ان، سینئر منستر، وزیر قانون اور سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو اچھے طریقے سے settle کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظییر الدین خان): جناب سپیکر! مجھے بھی موقع دیا جائے شاید میں کچھ contribute کر سکوں۔

جناب سپیکر: ان کو بھی ساتھ ملاتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظییر الدین خان): نہیں، نہیں۔ میں ساتھ نہیں ملنا چاہتا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب نے کہا ہے کہ اس مسئلے کا حل ڈھونڈا جا رہا ہے۔ میں اپنی طرف سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا اکٹھے بیٹھ کر حل نہیں ڈھونڈا جاسکتا؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظییر الدین خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی آفسر کا بلکہ میں آزربیل آفسر کہتا ہوں کہ اس کی suspension کی بات ہو رہی ہے اور پورا ہاؤس کہ رہا ہے۔ اس کی یا تو پہلے کوئی مثال نہ ہو۔ آپ اجازت لے کر تھوڑی دیر میں کر لیں۔ وزیر اعلیٰ تو چلتے چلتے گریڈ 20 کے آدمیوں کو suspend کر دیتے ہیں۔ جیسے پنجابی میں کہتے ہیں کہ "میری منجھی ٹھوکی گئی اے"۔ suspension کو وہ لاش کہتے ہیں کہ آج لا تعداد لا شیں بچھ گئیں۔ آج حکومتی پنجوں کے سارے ممبر ان کھڑے ہیں۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے کابینہ کو مضبوط کیا ہوا ہے۔ جن کی وجہ سے چیف ایگزیکٹو ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ لوگ ہیں۔ میں بڑی قدر کرتا ہوں کہ وزیر قانون نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ انہوں نے جو عنیدیہ دیا ہے اور اپنے دل کی بات کی ہے میں ان کو مانتا بھی ہوں اور بھی کرتے ہیں۔ اس کا دل جو گواہی دے رہا ہے اس کے ساتھ condemnation یہ اجازت بھی لے لیں تاکہ اسی وقت اس معاملے کو دیکھ لیں اور ہاؤس آگے چل سکے۔ آج پانی کا معاملہ ہے اور بجٹ نے بھی پاس ہونا ہے۔ یہ تو صرف معطلی کی بات کر رہے ہیں اور ان کے سامنے معطلی تو کوئی

چیز ہی نہیں ہے۔ ایسے انگلی چلتی ہے کہ معطل، معطل، معطل اور معطل چلتا جاتا ہے۔ میربانی فرمائکر سے معطل فرمائیں اور ہاؤس کو چلا کیں۔

**جناب سپیکر! جی، سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب!**

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہمارے معزز ارکین اسمبلی جن کا تعلق ضلع شیخوپورہ سے ہے یا ضلع نکانہ صاحب سے ہے ہمارے لئے نہایت قابل احترام ہیں۔ جناب طارق باجوہ اس چیز کی گواہی دیں گے کہ میں نے اس مینٹگ کی خود صدر ات کی تھی جس کا حوالہ وزیر قانون صاحب نے دیا ہے۔ ان افسران کو یہاں لاہور بلکر ان کے سامنے حاضر کیا جائے۔ جس صلح نامے اور معافی نامے کا ذکر رانا صاحب نے کیا ہے بالکل اسی طرح سے فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر آج ان کو مزید کوئی شکایت ہے تو ہم نے کہ کہا ہے کہ ہم آپ کی بات نہیں سنتے۔ ہم نے ان افسران کو نہ پسلے پوش دیا تھا نہ آئندہ ان کو پوش دیں گے۔ یہاں نمبر زبانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب ان کے ساتھ مکمل ہمدردی رکھتے ہیں۔ ان کی کسی ایسے افسر سے ہمدردی نہیں ہے جو اپنے اختیارات سے تجاوز کرے۔ یہ ان پر چھوڑ دیا جائے کہ جن کو وہ نامزد کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں اپوزیشن بخیز مطالبه کریں کہ ہمارا آدمی بھایا جائے کیوں؟ کس وجہ سے بھایا جائے؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپیکر! ہم نہیں بیٹھنا چاہتے۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): یہ معاملہ ان پر چھوڑ دیا جائے جن پر محمد طارق باجوہ یا ان کے ساتھی اعتبار کرتے ہوں۔ ہم مکمل طور پر ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ ہمارا کسی سرکاری ملازم سے جس نے اس قسم کا ناروارو یہ اختیار کیا تو اس سے ہماری کبھی ہمدردی نہیں ہوگی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور آپ کی وساطت سے فاضل رکن سے کہتا ہوں کہ وہ تشریف لا گیں۔ وہ رانا صاحب کے چیبئر میں آجائیں میں وہاں آ جاؤں گا۔ میں ہم وقت ان کی بات سننے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: سینئر منسٹر صاحب بھی ساتھ ہوں گے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (اننان اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائد حزب انتلاف نے جوبات فرمائی ہے مجھے اس کا بڑا احترام ہے لیکن میں on the floor of the House میں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے آج تک کسی سرکاری افسر کے خلاف مساوئے اس بات کے کہ اس نے کوئی غلطی کی ہو، اس نے اپنے کام میں کوئی کوتاہی کی ہو ورنہ کسی کے خلاف کبھی بھی تو کیاں تو کیاں تک نہیں کیا اور جن لوگوں کو suspend کیا ہے ان کی کسی غلطی یا کوتاہی پر کیا ہے۔ اسی لئے نہ صرف پنجاب بلکہ پورا پاکستان وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی effectiveness and good governance کا مقابلہ ہے لیکن میں یہاں پر ایک باعث شرم واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ آج سے 5 سال پہلے بھی یہی ایوان تھا اور چودھری ظہیر الدین صاحب یہاں پر بیٹھا کرتے تھے اور نئی پر چڑھ کر انہوں نے جزل مشرف کے حق میں ایک دفعہ ڈنس بھی کیا تھا۔ (شیم، شیم)

پچھلے پانچ سال تک یہاں پر ایک ہوم سیکرٹری ہوتے تھے جن کا نام بریگیڈ راجہ ز شاہ تھا اور وہ بھی 20 دیں گریڈ کے آفیسر تھے اور ان کا جزل مشرف سے بڑا تعلق تھا۔ ہمارے وزیر اعلیٰ میں اتنی طاقت ہے کہ آفیسر چاہے گریڈ 20 کا ہو، چاہے 21 کا ہو، اگر وہ کوتاہی کرے تو اسے اسی اشارے سے suspend کر دیں جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ ان کے وزیر اعلیٰ، ان کی کابینہ اور ان کے اس وقت کے معزز ہاؤس کا حال یہ تھا کہ جب یہاں پر لاءِ اینڈ آرڈر پر بحث ہوتی تھی تو انہوں نے یہاں پر کھڑے ہو کر متعدد بار و عده کیا کہ اس مرتبہ معاف کر دیں اور بحث کر لیں، اگلی مرتبہ جب لاءِ اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی تو راجہ ز شاہ گیلری میں بیٹھا ہو گا لیکن throughout tenure یہ اُس سے اتنا نہیں مناسکے کہ جب لاءِ اینڈ آرڈر پر بحث ہو تو وہ یہاں آ کر گیلری میں بیٹھ جائے۔ یہ تھی ان کی اپنی effectiveness اور اب یہ بات suspend، suspend کی کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جو آدمی کوتاہی کرے گا اسے suspend کیا جائے گا اور جو آدمی صحیح طور پر کام نہیں کرے گا اس کو ان شاء اللہ تعالیٰ suspend کر دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔  
جناب سپکر: چودھری صاحب! کارروائی کو آگے بڑھنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپکر! چونکہ میرے حوالے سے بات کی گئی ہے لہذا میں بات کروں گا۔ گزارش یہ ہے کہ منتخب ہونے کے لئے بعد ہم نے سال میں صرف 70 دن کام کرنا ہوتا ہے جس میں اپنی بات کرنے کے لئے ناٹم ہوتا ہے۔ جس کے بارے میں یہ بات کر رہے ہیں کہ صدر مشرف نے دو ایکشن کروائے ایک 2002 میں اور ایک 2008 میں، 2002 کے ایکشن میں بھی انہوں نے حصہ لیا اور 2008 میں بھی حصہ لیا اور اس دفعہ وہاں اسلام آباد میں ان کے وزیروں نے اُس سے oath بھی لیا ہے۔ پہلے والا ایکشن جو صدر مشرف نے اپنے انتظام کے تحت کروایا اس میں ہم جیت گئے اور یہ ہار گئے اور ہم اس کی باقیات ہو گئے لیکن دوسرے میں یہ جیت گئے اور اب یہ ان کی باقیات جلد ہونے والے ہیں۔ اب میں ان کی بات کرتا ہوں کہ انہوں نے اعجاز شاہ کا نام لیا، اب یہ ایک میجر کا نام خود اپنی زبان سے لیں گے کیونکہ کئی دفعہ یہ ان کی بات ٹیلیویژن پر بھی کرچکے ہیں۔ وہ آئیں آئیں کا ایک میجر تھا جس نے ان کے ساتھ زیادتی کی اور ہم سارے ہاؤس نے یہاں بیٹھ کر اس کو condemn کیا پھر انہوں نے خود اس چیز کو سراہا کہ آپ نے ایک بھائی ہونے کے ناتے میرا ساتھ دیا ہے کیونکہ اس نے ان کے ساتھ تشدد اور زیادتی کی تھی۔ اس کے بعد ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم اس کے خلاف کیس درج نہ کر سکے۔ میدیا پر یہ بات ہوئی کہ اب یہ powerful ہیں جو اس وقت ناجائز ہوا تھا تو ہم ہیں وہ سب کچھ کر سکتے ہیں اور جائز کرتے ہیں۔ اب راتا صاحب کے ساتھ اس وقت ناجائز ہوا تھا تو ہم نہیں درج کرواتے جبکہ اب تولاء منستر بھی وہی ہیں، وزیر اعلیٰ بھی ان کا ہے اور ہاؤس بھی ان کا ہے؟ ان کے ساتھ زیادتی ہمارے دور میں ہوئی جس کو ہم نے اس وقت بھی مانتا ہے اور آج بھی مانتے ہیں، ہم اس وقت بے بس تھے کہ اس کا ازالہ نہ کر سکے لیکن آج یہ بے بس نہیں ہیں تو اس بر گیڈر (ریٹائرڈ) کے خلاف کیوں نہیں کچھ کرتے؟ کیا آپ صرف ان بیچارے MPAs کے اوپر چڑھنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں؟ یہ FDA کے 22 گریڈ کے ایک افسر کو ہتھڑیاں لگو کر لے گئے جس کو سپریم کورٹ نے condemn بھی

کیا۔ آپ نے اپنی اتنا کے لئے یہاں پر سب کچھ برباد کر کے رکھ دیا ہے اس لئے آپ کی حکومت کو تو طمطراتی و معطلاتی حکومت کہا جاتا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ پہلے اپنا کیس plead کریں اور اپنے لئے انصاف لیں لیکن کسی کی طرف الگی نہ اٹھایا کریں ورنہ چار انگلیاں اپنی طرف ہی آ جاتی ہیں۔ میں آپ کی عزت اور احترام کرتا ہوں۔ یہاں پر بطور ایمپی اے، میں کھڑا نہ ہونے سے کوئی روک سکتا ہے، نہ ہم رکیں گے اور نہ ہم اپنی بات کرنے سے رکیں گے۔ شرط یہ ہے کہ ہم پہل نہیں کریں گے لیکن ہمارے ساتھ پہل بھی نہ کی جائے۔ (نصرہ ہائے تحسین)

**وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان):** جناب سپیکر! انہوں نے ایک personal life کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! اس طرح تو پھر جواب الجواب شروع ہو جائے گا۔

**وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان):** جناب سپیکر! جواب الجواب کی بات نہیں ہے۔ جو بات میں نے یہاں پر کھڑے ہو کر شیخوپورہ یا آفسیر ان کو معطل کرنے کے حوالے سے کی تھی اس کا جواب تو محترم قائد حزب اختلاف نے دیا نہیں اور بات کو کسی اور طرف لے گئے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ آج انہوں نے اس بات کو on the floor of the House تسلیم کیا ہے کہ ہم بے بس تھے اور اُس وقت کچھ نہیں کر سکے۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! ان کی سادگی دیکھیں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اُس وقت آپ کے ساتھ torture کا جو واقعہ ہوا تھا، ہم نے اس وقت ہوم سکرٹری کی مذمت کی تھی۔ واہ جی واہ، یعنی صرف مذمت کی تھی اور مذمت کرنے کے بعد ان کو اتنی توفیق نہ ہوئی کہ اُس وقت وہ میرے واقعہ کا مقدمہ درج کرتے جبکہ میں نے باقاعدہ اُس ہوم سکرٹری اور فوج کے اُس میجر کے خلاف جس کا آئی المیں آئی سے تعلق تھا، ایف آئی آر درج کروانے کے لئے درخواست دی تھی۔

**قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان):** اب درج کر لیں۔

**وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان):** اب کی بات کر لیں۔ یہ کہتے ہیں کہ آپ اپنابدلہ لے لیں تو ہمارا بدلہ تو خدا نے لے لیا ہے۔ ہم نے ان لوگوں اور ان کے ساتھیوں کو ذلیل و خوار کر دیا اور

18۔ فروری کو ان کا وہ منہ کالا کیا جس کا میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑا اور بد لہ کیا ہو سکتا ہے؟ ہمارا بد لہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے لے لیا ہے لیکن ہم personal ہو کر خود رخواستیں دے کر اپنی FIR درج نہیں کروئیں گے۔ میں آپ کی وساطت سے محترم قائد حزب اختلاف کو یہ عرض کر دوں کہ اس کے لئے میری جماعت اور قیادت کا ایک فیصلہ ہے کہ اس ملک میں ایک Truth Commission بننا چاہئے اور جتنے سیاسی کارکنوں کے ساتھ torture، ظلم یا زیادتی ہو وہ کمیشن اس پر کارروائی کرے۔ وہ کمیشن آزاد ہو، Judiciary اس کو head کرے جو ہر کیس کا جائزہ لے اور اس کے بعد اس کے اوپر جو کارروائی بنی ہو وہ کرے۔ اس وقت 17 دیں ترمیم کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے اس کے پاس جماں باقی اور بہت سی چیزیں ہیں تو اس formation کی Truth Commission کے زیر غور بھی اس کمیٹی کے ساتھ ہے۔ (نصرہ ہائے تحسین)

محترمہ ساجدہ میر: پوانٹ آف آرڈر۔

پیر محمد اشرف رسول: پوانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: Let him proceed! پیر صاحب! اس بات کو چھوڑ دیں۔ آپ کی بات ہو گئی ہے اور آپ کے لئے میں نے کہہ دیا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: ساجدہ میر صاحب! آپ پلینز تشریف رکھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ judicial crisis میں بہاں پر ایس ایس پی آپ یشن آفیتاب چیمہ صاحب لگائے گئے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے میری بات سنیں۔ میں نے آپ کو floor نہیں دیا۔ ان کا mikel بند کیا جائے۔ جی، پیر صاحب!

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میری یہ request ہے کہ سردار ذوالقدر علی کھوسہ صاحب کی زیر صدارت ایک کمیٹی بنادی جائے جو 24 گھنٹے میں میرے کیس کا فیصلہ کرے۔

جناب سپکر: اجلاس کے بعد وہ آپ کو بلا رہے ہیں کیونکہ اجلاس کے بعد آپ سے سب ہی ملنا چاہ رہے ہیں۔

### پاؤنٹ آف آرڈر

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): پاؤنٹ آف آرڈر۔

جناب سپکر: جی، سینئر منسٹر صاحب!

صدر مملکت کی زیر صدر رات ار ساکی میٹنگ میں پنجاب  
کے نری پانی میں کمی کا فیصلہ

(---جاری)

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپکر! کل یہاں پر ایک اخباری خبر جو اخبارات میں آئی تھی اس حوالے سے میرے کافی معزز ممبران نے اپنا اظہار خیال کیا تھا۔  
جناب سپکر: تمام ممبران غور سے سنیں۔

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): اس اظہار خیال کے بعد بطور پارلیمانی لیڈر پاکستان پیپلز پارٹی، بطور سینئر منسٹر اور بطور وزیر آپاٹی میں نے ایک جامع بیان دیا تھا۔ اب مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ میرے اس بیان کے بعد آپ نے بھی ایک بیان دیا۔ اس بارے میں پھر آپ نے حکم فرمایا تھا کہ کل آپ یہاں پر ایک تفصیلی بیان دیں۔ میں ایک وضاحت کر دوں کہ پرسوں کے اخبارات میں میاں شہباز شریف اپنے گھر پر میٹنگ کر رہے تھے اور میں اس میٹنگ میں موجود تھا جبکہ اخبارات نے ان کو لندن کے ہسپتال میں پہنچایا ہوا تھا۔ کل کے اخباروں نے پنجاب کا سارا پانی اٹھا کر سندھ پہنچا دیا۔ ہمارے ممبران میں کافی اشتعال پایا جاتا تھا میں نے کل بھی یقین دہانی کرائی تھی اور آج بھی میں یقین دہانی کرتا ہوں اور ایک مکمل رپورٹ آپ کی اجازت سے میں پڑھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں پانی کا بحران، مئی اور جون کے میں میں موسم معمول سے ٹھنڈا رہا جس کی وجہ سے پہاڑوں پر برف گھلنے کا عمل متاثر ہوا۔ چنانچہ تمام دریاؤں کے بہاؤ میں شدید کمی واقع ہوئی۔

20 جون 2009 کو منگلا اور تربیلاؤ یوں میں پچھلے سال کی نسبت پانی کی صورتحال حسب ذیل تھی۔ تربیلاؤ میں اس کا level dead جو ہے اگر اس level پر پہنچ جائے تو آنا شروع ہو جاتی ہے اور واپس کے یونٹس خراب ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ 17 جون 2009 کو یہ 1369 پر پہنچ گیا اور جب آنا شروع ہوئی تو اس نے واپس اکی درخواست پر کہ پاور جنزیٹ silt سے متاثر نہ ہوں اس لئے پانی بند کر دیا گیا اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ اس level dead کو 1380 پر لے کر جائیں گے اور جب 1380 فٹ پر جائے گا تو ہم پھر یہ پانی کھولیں گے جس کو تقریباً 14 سے 15 دن لگنے تھے۔ دریائے سندھ میں پانی کی آمد، اس سال 20 جون کو ایک لاکھ تیرہ ہزار چار سو کیوں سک تھی اور پچھلے سال 20 جون کو دو لاکھ پچاسی ہزار دو سو تھی یعنی ایک لاکھ 71 ہزار 8 سو کیوں سک پانی کم تھا اور تربیلاؤ میں پانی کا اخراج اس سال بیس جون کو ایک لاکھ چھہ ہزار آٹھ سو کیوں سک ہے اور پچھلے سال ایک لاکھ پچاس ہزار یعنی 43 ہزار 2 سو کیوں سک کی واقع ہوئی اس کی وجہ سے پنجاب میں 32 فیصد پانی کم ہو گیا اور 32 فیصد سندھ میں کم ہو گیا۔ یہی پوزیشن منگلاڈیم کی تھی۔ اس سال اس کا یوں 1167 فٹ تک پہنچ گیا۔ دریائے جہلم میں پانی کی آمد 45 ہزار کیوں سک تھی پچھلے سال 51 ہزار کیوں سک تھی اس طرح تقریباً ساڑھے پانچ ہزار یہ کم ہوا۔ منگلا سے پانی کا اخراج اس سال 20 تاریخ کو 55 ہزار تھا اور پچھلے سال 25 ہزار تھا یہ بڑھا۔ اس کے بعد جب انہوں نے 1369 فٹ پر پانی کو بند کیا جس کو پرسوں سات دن ہو چکے تھے کہ پانی بند تھا اور پانی کی 1374 تک پہنچ چکا تھا۔ اس پانی کی کمی سے میانوالی۔ بھکر، لیہ، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان اور بہاولپور کے اضلاع شدید متاثر ہونا شروع ہو گئے۔

**معزز ممبر ان: صرف جنوبی پنجاب کے اضلاع۔**

سینئر وزیر / وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): پنجاب کے یہ اضلاع شدید متاثر ہونا شروع ہو گئے اور اسی طرح سندھ کے کافی سارے اضلاع شدید متاثر ہونا شروع ہو گئے۔ اس پانی کی کمی کے پیش نظر اگر یہ 1380 رہتا تو بحر ان اور شدید ہونا تھا۔ صدر پاکستان نے کراچی میں ایک مینٹگ کی جس میں انہیں یہ بتایا گیا کہ ایک ہفتہ پانی بند ہونے سے اس وقت جو 1369 سے 1374 پر پہنچ گیا ہے۔ انہوں نے یہ گزارش کی ہے کہ 1374 سے 1380 کا انتظار نہ کیا جائے بلکہ 1374 پر پانی کو کھول دیا جائے انہوں نے یہ مطالبہ کیا۔ اس پر انہوں نے ارسا اور واپس سے پوچھا تو انہوں نے کہا

کہ 1374 پر silt نہیں آتی۔ اگر ہمارا پر پانی کھول دیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں، نہ واپڈا نے اعتراض کیا اور نہ ارسانے اعتراض کیا۔ یہ پنجاب کا بھی مطالبہ تھا کہ 1374 پر پانی کھول دیا جائے جتنا پانی آتا ہے اتنا پانی آگے دے دیا جائے تو اس پر صدر پاکستان نے صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ پر مریبانی کرتے ہوئے جس پر میں ان کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ارسا کو ہدایت کی کہ 1374 کے لیوں پر پانی کو کھول دیا جائے اس وجہ سے پر سوں جب پانی کھلا ہے وہ پانی چلا ہوا ہے۔ اس وقت 32 فیصد بحران ہے، میں ہاؤس کو لیقین دہانی کر اتا ہوں کہ پر سوں شام کو یہ پانی پہنچ جائے گا اور یہ جو 32 فیصد کی ہے اور بحران ہے یہ اگلے تین دن میں ختم ہو جائے گا۔ میں نے کل بھی بڑا خصیبیان دیا تھا اور آج بھی میں معززاً یوں سے گزارش کروں گا کہ متغل والے دن اگر کوئی ہمارا کے گاہ، بحران ہے اور صدر صاحب کی مریبانی سے یہ ہو اکیونکہ اگر یہ 1380 پر جاتا تو بحران اور بھی شدید ہو جاتا اور ہماری چاول کی کاشت متاثر ہوتی۔ میں معززاً ہاؤس کو لیقین دلاتا ہوں کہ پنجاب کا حصہ کوئی بھی نہیں لے سکتا۔ پنجاب پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ن) سب اس کے لئے ہمدردی رکھتے ہیں۔ ہاں! اگر صوبہ بلوچستان یا صوبہ سندھ کے وزیر اعلیٰ، ہمارے وزیر اعلیٰ یا پنجاب حکومت سے آکر ہماری جان بھی مانگیں تو ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ (نصرہ ہائے تحسین)

آوازیں: مگر پانی نہیں دیں گے۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھووسہ) جناب سیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جذبات کیوں بھڑکے اس کی وجہ یہ ہے کہ سندھ کی غالتوں وزیر ہیں جنہوں نے صدر سے یہ بیان منسلک کیا تھا کہ انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے جس کی وجہ سے اخبارات میں یہ خبر آئی جس کی وجہ سے اس ایوان کے جذبات ابھرے اور اس خبر کو سن کر پر سوں شام کو میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے ساتھ موجود تھا انہوں نے پرنسپل سیکر ٹری ٹوزیر اعظم سے بات کی اور پنجاب کی تشویش کا ذکر کیا اور تمام معاملات سمجھائے اس میں ایک چیز واقعی جو ہماری فکر مندی کا باعث ہی ہے یہ تھی کہ جب صدر صاحب نے کراچی میں ارسا کی مینگ کی صدارت کی اس میں پنجاب سے ارسا کے نمائندہ کو نہیں بلا یا گیا تھا۔ اب شکوک و شبہات پیدا ہی تب ہوئے جب ارسا کے پنجاب کے نمائندہ کو نہیں بلا یا گیا اور پھر ایک ذمہ دار غالتوں وہ کوئی راہ جاتا شخص نہیں بلکہ سندھ کا بینہ کی رکن ہیں انہوں نے یہ بیان دیا جو کہ انہوں نے صدر

زرداری سے منسلک کیا۔ میں تممگھتا ہوں کہ راجہ صاحب کی statement خلوص پر مبنی ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ راجہ صاحب پنجاب کے interest watch کریں گے لیکن خود وزیر اعظم کارابطہ ہوا وزیر اعلیٰ پنجاب کے ساتھ اور انہوں نے یہ کہا کہ مجھے صدر نے کہا ہے کہ میں آپ کو یقین دلاؤں کہ ہم چاہتے ہیں کہ پنجاب اور سندھ کا جو ہمارا share مقرر ہے پانی جتنا کم ہو، اس میں کمی share کی جائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور اگر صرف پنجاب پر یہ بوجھ ڈالا تو یہ پنجاب کے حقوق کے ساتھ مناسب نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: ان کی بات پر ہمیں یقین ہے۔ انہوں نے assurance دلادی ہے تو میرا خیال ہے کہ اب بات ختم ہو جانی چاہئے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کو appreciate کرتا ہوں کہ کل آپ نے پنجاب کا نمائندہ ہونے کا ثبوت دیا اور آپ نے ہمارے حقوق کے لئے اس Chair پر بیٹھ کر بات کی۔ سردار شوکت مزاری صاحب کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے انہوں نے یہ بات بڑی واضح کر دی تھی کہ میں سپیکر بعد میں ہوں گا لیکن میں پنجاب کے حقوق کے لئے فوراً جگ کروں گا۔

جناب سپیکر: یہ بات جو میں نے کہی ہے وہ سمجھی نے کہی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جس چیز کو یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ غلط بیانی ہے تو اے پی پی جو کہ حکومت پاکستان کی سرکاری نیوز ایجنسی ہے اور اس کی خبر کے اوپر یہ سارا ہوا ہے۔ شازیہ مری صاحبہ جو کہ حکومت سندھ کی سرکاری ترجمان ہیں ان کے حوالے سے بات ہوئی ہے۔ ان کی یہ بات ایسے ہی ہوا میں کی ہوئی بات نہیں تھی۔ میں آج تونس کی صورتحال بتاتا ہوں کہ تو نہ پنجنڈ لنک کینال کے 14 ہزار کیوں سک میں سے 29 سو کیوں سک آج جا رہے ہیں۔ ڈیرہ غازی خان کینال اور مظفر گڑھ کینال کے 12 ہزار کیوں سک میں سے 5 اور 6 ہزار کیوں سک جا رہے ہیں۔ چشمہ رائٹ بنک کینال کے 18 سو کیوں سک میں سے 400 کیوں سک اس میں جا رہا ہے۔ دریا کے اندر 89 فیصد پانی جو ہے وہ سندھ جا رہا ہے۔ میں آپ کے

سامنے مزید کچھ حقائق پیش کرتا ہوں۔ Sindh will get extra 32000 qusics daily

اس کے بعد وہ آگے کہتا ہے کہ :  
owing to its seepage of Terbala storage  
The President convinces the Indus water system  
authority (IRSA) Punjab and WAPDA on  
increasing discharge of Sindh from the President  
116 thousand to 148 thousand qusics daily and  
Punjab getting 101 thousand qusics against 150  
qusics.

کہ جو ہماری ہے اس سے ایک ہزار کیوں سک ملے گا اور یہ جو پانی ہمیں آ رہا ہے یہ جنوبی پنجاب کو  
جا کر affect کرے گی۔ سندھ کو 32 ہزار کیوں سک کا جو یہ 148 thousand qusics 170 سے  
ملیں گے اور معاهدہ جو Indus Water accord ہے کہ اگر کمی ہو گی تو یہ

برابر share کی جائے گی۔ یہ برابر share کی جارہی اور ہمیں پیاسا مارا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! ڈکٹیٹر شپ یونیفارم پینٹنے یا یونیفارم اتارنے کی بات نہیں ہے۔ ڈکٹیٹر شپ  
رویوں کے نام ہیں۔ جمورویت کے اندر سب کو ساتھ لے کر چلا جاتا ہے۔ اگر آصف زرداری صاحب  
ہمارے صدر پاکستان منتخب ہو کر آئے ہیں اور ان کے احکامات ایسے ہوں گے کہ وہ کیلئے بیٹھ کر فیصلہ کر  
دیں گے کہ پانی کماں جائے گا تو یہی ڈکٹیٹر شپ ہے۔ اگر پنجاب اسمبلی کے اعلان نہیں ہوں گے، کامیابی  
نہیں ملے گی اور کامیابی کی میٹنگ نہیں ہو گی، پارلیمنٹ کی میٹنگ نہیں ہو گی اور ایک شخص بیٹھ کر کوئی  
بھی فیصلہ کرے گا تو وہ بھی ڈکٹیٹر شپ ہے۔ (نصر ہائے تحسین)

جناب والا! 18۔ فروری کی میرے بھائی بست زیادہ بات کرتے ہیں کہ تبدیلی آئی ہے تو وہ  
تبدیلی نظر آئی چاہئے۔ یہ فیصلے کس کی consultation سے ہوئے ہیں؟ اس میں کس نے بیٹھ کر یہ  
فیصلے کئے ہیں کہ پانی پنجاب کا ختم کر دینا ہے اور ہم پنجاب والے پھر چپ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ یہ تو اللہ  
بھلا کرے میڈیا اور پریس والوں کا کہ جنہوں نے اس بات کو اخبار میں لکھا اور ہمارے علم میں آئی۔ ورنہ  
ہمارے آپاٹی کے وزیر نے تو اس بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے تو ہمیں اعتماد میں نہیں لیا کہ

تمہاراپنی کم کیا جا رہا ہے۔ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے تو یہ کچھ ہونے سے پہلے ہمیں وزیر صاحب اعتماد میں لیتے۔ ہم اس ایوان میں یہ بات discuss کرتے۔ ڈکٹیٹر شپ کو سارے criticize تو کر رہے ہیں لیکن رویے کس کے ڈکٹیٹر شپ والے ہیں؟ اس پر مہربانی کر کے منصف آپ بنیں۔ آپ اس کا فیصلہ دیں کہ یہ رویے ڈکٹیٹر شپ کے نہیں ہیں۔ اگر وردی کی ضرورت ہے تو جنوبہ اینڈ سنسز سے میں ایک وردی سلوا کر تھنڈے دوں گا۔ (نصرہ ہائے تحسین)

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ) پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ) : شکریہ۔ جناب سپیکر! ارجحہ ریاض صاحب جو کہ وزیر آپاٹی ہیں نے facts & figures پڑھ کر آپ کی وساطت سے ایوان کو آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ دونوں صوبوں پنجاب اور سندھ کا جو ہے اس میں 32 فیصد کی دونوں کو جا رہی ہے۔ انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ چونکہ کمی واقع ہوئی تھی تو تین، چار دن کا drip گیا ہے جس میں وہ نہیں جن کا راجہ ریاض صاحب نے ذکر کیا ہے وہ ہوتی ہیں، ان میں پانی بالکل نہیں ہے یا پھر کم سطح پر چلا گیا ہے۔ یہاں scoring point کی بات ہو رہی ہے کیونکہ انہی لوگوں نے اسی ایوان میں وردی میں ڈکٹیٹر شپ کو دس مرتبہ منتخب کروانے کی قرارداد میں پیش کیں اور منظور کروائی ہیں اور انہیں آج تک احساس نہیں ہے کہ ایک منتخب حکومت جوان کی ڈکٹیٹر شپ کے خلاف ایکشن لڑ کے ان کے دور ڈکٹیٹر شپ میں ایکشن لڑ کے ان کو ہر اکرو جو دیں آئی ہے اور اسمبلیاں چاہے مرکز میں ہوں یا صوبوں میں ہوں ان میں تبدیلی آئی ہے۔ یہاں آج جس طرح سے یہ بات کر رہے ہیں تو جب ربانی اللہ خان نے اس طرح سے بات کی تھی تو ان کے ٹارچر کا واقعہ آپ کے سامنے آج بھی پیش کیا گیا ہے۔ ہم پھر بھی ان کی عزت کرتے ہیں اور عزت دیتے ہیں۔ انہیں احساس ہونا چاہئے کہ ڈکٹیٹر کیا ہے اور جمورویت کیا ہے؟ آج بھی وزیر اعظم پاکستان متعلقہ صوبے کے وزیر اعلیٰ کو خود ٹیکی فون کر کے اس چیز کی وضاحت کرتے ہیں۔ شوکت عزیز جسے شارت کٹ عزیز کا لقب دیا گیا تھا۔ کب انہیں پوچھتا تھا وہ شخص جسے انہوں نے دس مرتبہ وردی میں منتخب کروانا تھا۔ آج وزیر اعظم پاکستان خود وزیر اعلیٰ پنجاب کو فون کر کے اس

تمام چیز کی معذرت بھی کرتے ہیں اور یقین دہانی کرواتے ہیں کہ کبھی پنجاب کا حصہ نہیں مارا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ صرف نمبر ثانکنے کی بات ہو رہی ہے۔ ہم نے راجہ ریاض صاحب کی آپ کی وساطت سے سن لی ہے۔ ہم ان پر اعتبار اور اعتماد کرتے ہیں اور منگل تک ان کیناز میں جماں 32 فیصد کی کرنے کی وجہ سے پانی کی واقع ہوئی ہے restore کسی اور کو لے جانے دیں۔ بہت شکریہ انشاء اللہ العزیز یہ کبھی بھی نہیں ہو گا کہ ہم پنجاب کا share کسی اور کو لے جانے دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! انہوں نے کمی کی بات بھی کر دی ہے کہ 32 فیصد ہے۔ ہمیں ان کی بات پر یقین رکھنا چاہئے۔ معزز وزیر جو کہ اپنے محکمہ کے انچارج ہیں۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: وزیر صاحب نے تو کل بات کی تھی کہ اگر ایک فیصد بھی پانی کم ہواتوہ استغفار دے دیں گے لیکن۔۔۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسرا، ایڈووکیٹ): پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسرا، ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل جو کچھ پنجاب اسمبلی کے ایوان میں ہوا، آج پاکستان کا جو حال ہے اور جس political position میں ہم لوگ ہیں کہ ہم لوگ afford کر سکتے ہیں کہ صوبہ بلوچستان جل رہا ہے، صوبہ سرحد میں آگ لگی ہوئی ہے، یہاں پر وہ لوگ جنمیں نے آٹھ سال اس ملک کا بیرہا غرق کیا ہے۔ ہمارے پارلیمانی لیڈرنے کل اپنی پارٹی کی قیادت پر یقین کرتے ہوئے یہ بیان دیا تھا کہ اگر پنجاب کا ایک فیصد پانی بھی کاٹا گیا تو میں ایوان سے استغفار دے دوں گا۔

جناب والا! یہ کس پارٹی کے متعلق بات کرتے ہیں کہ جس نے صوبہ سندھ کو خون دیا، جس نے صوبہ پنجاب کو خون دیا۔۔۔

جناب سپیکر: بسرا، صاحب! تشریف رکھیں۔ معاملہ up wind ہو گیا۔ اب آپ نئی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسرا، ایڈو کیٹ): جناب سپیکر! صوبہ پنجاب اور پاکستان کے ایک ایک انجکی حفاظت کرنا پاکستان پبلز پارٹی کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سب کی ذمہ داری ہے۔

جناب شیر علی خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شیر علی خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ توجہ باقی باتیں کرنے لگ پڑے ہیں۔ مسئلہ پانی کا ہے۔ یہ دیکھیں Baluchistan protest solar water cards یہ آج کا اخبار ہے۔ جس میں ہے کہ سندھ نے بلوجستان کے 12 ہزار کیوں سک پانی پر بھی قبضہ کر لیا، پنجاب کے پانی پر بھی قبضہ کر لیا۔

جناب سپیکر: بلوجستان والے اپنا right اپنے طور پر لیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں پانی نہیں مل رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو اطمینان ہونا چاہئے معزز رکن نے آپ کو on the floor of the House یہ بات کی ہے اور انہوں نے آپ کو ensure کرایا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! یہ آج کے figures ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، شیر علی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اب مجھے ایجاد کے مطابق چلنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسرا، ایڈو کیٹ): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں یہ لوگ پنجاب کے دشمن ہیں۔ [\*\*\*\*\*]

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، Don't say like this, don't say like this

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری جناب شوکت محمود بسرا، ایڈو کیٹ): یہ صوبوں کو آپس میں لڑانا چاہتے ہیں، یہ مشرف کی باتیات ہیں، یہ وہ لوگ ہیں۔ [\*\*\*\*] [---] (شور و غل)

\* بحکم جناب سپیکر الفاظ کا روائی سے حذف کئے گئے۔

**MR. SPEAKER:** No. Don't say like this, don't say like this.  
 شوکت صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں [\*\*\*\*\*/\*\*\*\*] یہ معزز ارکان ہیں ان کا مائیک بند کر دیا جائے۔ آپ تشریف رکھیں۔ (شو رو غل)  
 پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود براء، ایڈو و کیٹ): یہ مشرف کی باقیات ہیں [\*\*\*\*/\*\*\*] ---  
 جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، یہ [\*\*\*\*/\*\*\*] کے الفاظ حذف کئے جائیں۔ جو بھی نازیں بالفاظ ہیں ان کو ریکارڈ سے حذف کیا جائے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔  
 جناب سپیکر: جی!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مردانی فرمائی کہ یہ الفاظ حذف کر دیئے۔ حذف کئے جانے والے الفاظ بہت سے ہیں جو پچھلے دور میں بھی حذف کئے گئے تھے اور آج تک ہم نے اس کو نہیں دھرا یا، آج بھی حذف کر دیئے گئے تو ہم نہیں دھرائیں گے ورنہ یہ بات ٹھیک نہیں ہے جو کی جا رہی ہے۔ بعض اوقات حذف کئے گئے الفاظ کے تیجے میں پھر بھگلتنا بھی پڑا۔ اس لئے الفاظ ہم نہیں دھرائیں گے کہ کیا کے جا رہے ہیں؟ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل یہ commitment کی گئی تھی کہ یہاں پر پانی کے معاملے پر بات ہو گی۔ ہماری طرف بیٹھے ہوئے لوگ بھی منتخب ہو کر آئے ہیں، یہ کم ہیں تو اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن brute majority سے roll route کر کے اس طرح کرنا یہ روایہ جموروی نہیں ہے۔ ہمارا یہ right track ہے اس پر بات کریں، لاءِ منسٹریاں کے یمنتر منسٹر کی consultation کے بعد اگر آپ حکم فرمادیں تو ہم بالکل بات نہیں کریں گے۔ جب بات نمبر ٹانکنے کی ہوتی ہے تو ہم جو بھی بات کرتے ہیں جموروی حقوق کی ہی کرتے ہیں۔ ہم نے کس سے نمبر ٹانکنا ہے؟ نمبر تو اس کے سامنے ٹانکنے ہوتے ہیں جو کچھ دینے کے قابل ہو، ارباب اختیار کے پاس بیٹھے نمبر ٹانکنے کی بات ہوتی ہے۔ یہاں ایسے الفاظ ادا کئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے دل آزاری ہوتی ہے۔ میں نہایت ادب سے گزارش کروں گا کہ یہاں سب باعزت لوگ ہیں، جوادھر بیٹھے ہیں وہ

\* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بھی باعزت لوگ ہیں اور جو یہاں اس طرف بیٹھے ہیں وہ بھی عزت دار ہیں، وہ کوئی بے عزت لوگ نہیں ہیں، ان کا بھی کوئی مقام ہے یہ elect ہو کر آئے ہیں۔ ان کو ایسے الفاظ سے چوکے نہ لگائے جائیں، نشرت نہ مارے جائیں۔ باقی میں یہ بات کروں گا کہ South کے لوگوں کی reservations پر جناب لاہور نے بڑی میربائی کرتے ہوئے پورا ایک سیشن بلانے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ جب سیشن آئے گا تو اس پر South کی محرومی پر بات ہو جائے گی۔ صورتحال یہ بن چکی ہے کہ آج کے اخبار میں آیا ہے کہ جنوبی پنجاب کے 25 ممبر ان نے یہاں بیٹھ کر مینگ کی ہے۔ یہ صحیح ہو گا یا غلط ہو گا لیکن آج وہ 25 تک پہنچ چکے ہیں۔ کچھ مجبوریوں کی وجہ سے South کے لوگ اپنی عوام کے حقوق کی حفاظت نہیں کرنا چاہتے تو وہ ان کی اپنی صوابیدی ہے۔ وہاں کوئی elect ہو کر آتے ہیں اور پھر میں نہیں کروں گا کہ وہ جھختے چنگھاڑتے ہیں، میں کروں گا کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں اور ان کے حقوق کے خلاف ارشاد فرماتے ہیں تو ان کی مرضی۔ راجہ صاحب نے ایک statement کل دی تھی اور ایک آج دی ہے ان دونوں میں بہت تضاد ہے لیکن میں اس کی بات نہیں کروں گا۔ آج انہوں نے ایک commitment کی ہے، تضاد تو اتنا زیادہ ہے جو telemetry report سے پڑھ کر سنادیا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ انہوں نے پہلے بتا دیا ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظمیر الدین خان): میں وہ نہیں پڑھتا، میں یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ صدر رزرو داری صاحب نے وزیر اعلیٰ صاحب سے ٹیلیفون پر بات کی اور یہاں پر فرمایا گیا کہ وزیر اعظم صاحب نے بھی وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کی۔ وزیر اعظم صاحب تو ایک چیز سے known ہے ان کے مخالفین کہتے ہیں کہ وہ واحد وزیر اعظم ہیں جو ہر سیشن میں آکر بیٹھتے ہیں۔ اگر telephonic conversation ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب اگر یہاں فرمادیتے۔ ہم تو بڑے بہادر لوگ ہیں ہم تو بڑی عزت کرنے والے لوگ ہیں، ہم مان لیتے لیکن from our mouth جب ہم بات سننے ہیں تو from our mouth جو باتیں ہوتی ہیں اکثر ساری غلط ہوئی ہیں۔ جو commitment کی گئی ہے، اس میں بھی تضاد ہے، کہاں فرمایا گیا ہے کہ دو دن کے بعد پانی آ جائے گا اور منگل کا لفظ کہا جا رہا ہے۔ میڈیا ہی دیکھ لے کہ کیا آج سے منگل تک دو دن بننے تھے؟ ان کے بیان میں اتنا تضاد ہے لیکن پھر بھی میں گزارش کروں گا

کے وزیر اعلیٰ صاحب بیہاں تشریف لے آئیں اور وہ commit کر دیں۔ آپ یقین کیجئے گا کہ ہماری طرف سے کوئی نہیں بولے گا۔

جناب سپیکر: انہوں نے commitment کر دی ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی ہے، آپ ارشاد فرمادیں تو ہم چپ کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ راجہ ریاض صاحب اور سردار ذوالفقار علی خان کھوسے صاحب کی اس commitment پر کہ پنجاب کا پانی کم نہیں ہو گا، والے South میں اور یہ جانیں لیکن جب سچی بات ہمارے علم میں آئے گی تو ہم ضرور کرتے رہیں گے۔ جس طرح وانا میں آگ لگی ہوئی ہے، جس طرح بلوچستان میں آگ لگی ہوئی ہے اور جس طرح South کے کھیتوں میں آگ لگی ہوئی ہے اس آگ کو بُجھانے کے لئے جب پانی آجائے گا تو ہم ان کا شکریہ ادا کریں گے۔ اب proceeding کو آگے بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، کھوسے صاحب!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسے): جناب سپیکر! واقعی ان کی یہ عادت 8 سال سچائی کرنے کی رہی ہے۔ جب وہ ایسی بات کرتے ہیں تو ان کو بھی سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ آج وزیر آپاشی نے بڑی وضاحت کے ساتھ اور facts and figures کے ساتھ ہاؤس کو آگاہ کیا ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ دونوں صوبوں کے share میں سے 32 فیصد کی کمی گئی تھی اور انہوں نے downstream of Taunsa Barrage تو نہ بیراں کا ان سرروں پر اثر پڑا ہے۔ پانی اوپر تربیلا سے چھڑوادیا گیا ہے، اس پانی کو منزل تک پہنچنے کے لئے چار پانچ دن لگتے ہیں، انہوں نے اور کوئی بات نہیں کی ہے۔ ان کی سچائی تو ہم 8 سال تک سنتے رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی بات تو آگئی ہے کہ جب پانی آجائے گا تو ہم شکریہ ادا کریں گے۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسے): اچھی بات ہے۔

ڈاکٹر محمد انتر ملک: جناب سپیکر! میں ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس بارے میں اب بات نہ کریں کیونکہ commitment ہو گئی ہے اور انہوں نے فائل کر دیا ہے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو اسمبلی کے ہیں۔ بھی آنے چاہیں۔ جب کوئی بات کر رہا ہوتا ہے تو یہ اس میں چوں چوں شروع کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ میں نے ان کو سکھانا ہے آپ تشریف رکھیں۔ بہت مر بانی، آپ تشریف رکھیں Let me proceed.

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! ہمارے وزیر نے commitment کی ہے جو پوری ہو گئی ان کے وزیر اعلیٰ کی طرح نہیں ہیں۔

### رپورٹ میں (توسیع)

جناب سپیکر: آپ خاموشی اختیار کریں، جب سینئر منستر نے commitment کر لی ہے اور سردار صاحب نے commitment کر لی ہے تو اس کے بعد اس پر بات کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ جی، یہ ایک قائمہ کمیٹی کی رپورٹ ہے۔ سردار خالد سلیم بھٹی صاحب قائمہ کمیٹی برائے فناں کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعے لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسعے کی تحریک پیش کریں۔

**مسودہ قانون (ترمیم) بنک آف پنجاب مصدرہ 2009 کے بارے میں**  
**مجلس قائمہ برائے فناں کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعے**  
 سردار خالد سلیم بھٹی: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:  
 "Bank of Punjab (Amendment) Bill, 2009 (Bill No.  
 8 of 2009) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فناں کی رپورٹ ایوان میں  
 پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 جولائی 2009 تک توسعے کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

“Bank of Punjab (Amendment) Bill, 2009 (Bill No. 8 of 2009) کے بارے میں مجلس قائدہ برائے فناں کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 جولائی 2009 تک توسعی کر دی جائے۔”  
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب مرا انتیاق صاحب مجلس قائدہ برائے مقامی و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعی لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسعی کی تحریک پیش کریں۔

نستان زدہ سوال نمبر 334 پیش کردہ سید حسن مرتضی کے بارے میں  
مجلس قائدہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ  
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعی

مرا انتیاق احمد: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

“نستان زدہ سوال نمبر 334 پیش کردہ سید حسن مرتضی ایم پی اے کے بارے میں  
مجلس قائدہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی  
میعاد میں مورخہ 31 جولائی 2009 تک توسعی کر دی جائے۔”

یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

“نستان زدہ سوال نمبر 334 پیش کردہ سید حسن مرتضی ایم پی اے کے بارے میں  
مجلس قائدہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی  
میعاد میں مورخہ 31 جولائی 2009 تک توسعی کر دی جائے۔”  
(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، جاوید حسن گجر صاحب۔۔۔ کہہ رہیں جناب؟ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعی لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسعی کی تحریک پیش کریں۔

## مجلس استحقاقات کی رپورٹ میں بابت سال 2008-09

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعے

جناب جاوید حسن گجر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

4,6,15,23,24,25,26,31,34,35,40,49,51 ”تحریک استحقاق نمبر“

52 اور 58 بابت سال 2008 اور 3,4,13 بابت سال 2009 کے بارے میں

مجلس استحقاقات کی رپورٹ میں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ

”31۔ اگست 2009 تک توسعے کر دی جائے۔“

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

4,6,15,23,24,25,26,31,34,35,40,49,51 ”تحریک استحقاق نمبر“

52 اور 58 بابت سال 2008 اور 3,4,13 بابت سال 2009 کے بارے میں

مجلس استحقاقات کی رپورٹ میں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ

”31۔ اگست 2009 تک توسعے کر دی جائے۔“

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محمد محسن خان لغاری صاحب سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد

میں توسعے لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسعے کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) انتناع پر ایسیویٹ منی لینڈنگ مصدرہ 2007 کے بارے

میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسعے

جناب محمد محسن خان لغاری: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

”The amendment in the Punjab Prohibition of

Private Money Lending Act, 2007 کے بارے میں سپیشل کمیٹی

کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جولائی 2009 تک

توسیع کر دی جائے اور ساتھ یہ گزارش بھی کرتا ہوں کہ کمیٹی کی میٹنگز کو بھی کال کیا جائے۔ ”

جناب سپیکر نے یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

“The amendment in the Punjab Prohibition of Private Money Lending Act, 2007 کے بارے میں پیش کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 جولائی 2009 تک توسیع کر دی جائے۔ اور ساتھ یہ گزارش بھی کرتا ہوں کہ کمیٹی کی میٹنگز کو بھی کال کیا جائے۔ ”

(تحریک منظور ہوئی)

### قراردادیں

جناب سپیکر (جی، وزیر قانون) یہ تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر مسروت حسن ایم پی اے 345-W کو سینیٹ نگ کمیٹی برائے ہیئتھ کی بجائے لاہوری اور محترمہ ساجدہ میر ایم پی اے 336-W کو لاہوری کمیٹی کی بجائے سینیٹ نگ کمیٹی برائے ہیئتھ کا رکن قرار دینا وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاء اللہ خان) جناب سپیکر امیں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ: ”تواعد اضباط کا ر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (i) 150 کے تحت قائد ایوان، سینئر وزیر اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے ڈاکٹر مسروت حسن ایم پی اے 345-W کو سینیٹ نگ کمیٹی برائے ہیئتھ کی بجائے لاہوری کمیٹی اور محترمہ ساجدہ میر ایم پی اے 336-W کو لاہوری کمیٹی کی بجائے سینیٹ نگ کمیٹی برائے ہیئتھ کا رکن منتخب قرار دیا جائے۔ ”

**جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:**

”قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(i) 150 کے تحت قائد ایوان، سینئر وزیر اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے ڈاکٹر مسٹر حسن ایم پی اے 345-W کو سینئنڈ نگ کمیٹی برائے ہیلتھ کی بجائے لا نیبریری کمیٹی اور محترمہ ساجدہ میر ایم پی اے 336-W کو لا نیبریری کمیٹی کی بجائے سینئنڈ نگ کمیٹی برائے ہیلتھ کارکن منتخب قرار دیا جائے۔“

**یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:**

”قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(i) 150 کے تحت قائد ایوان، سینئر وزیر اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے سے ڈاکٹر مسٹر حسن ایم پی اے 345-W کو سینئنڈ نگ کمیٹی برائے ہیلتھ کی بجائے لا نیبریری کمیٹی اور محترمہ ساجدہ میر ایم پی اے 336-W کو لا نیبریری کمیٹی کی بجائے سینئنڈ نگ کمیٹی برائے ہیلتھ کارکن منتخب قرار دیا جائے۔“

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

### قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ: ”قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بزرگ سیاستدان میاں طفیل محمد کے انتقال کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“

**جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:**

”قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بزرگ سیاستدان میاں طفیل محمد کے انتقال کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، قرارداد پیش کی جائے۔

### سابق امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد (مرحوم) کو خراج تحسین پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

”صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بزرگ سیاستدان اور ممتاز مذہبی سکالر اور جماعت اسلامی کے سابق امیر میاں طفیل محمد کے انتقال پر گھرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ اور مقبول دینی و سماجی شخصیت تھے۔ مرحوم نے حضرت داتا گنج بخش سعی مشور زمانہ کتاب ”شفف المعبوب“ کا ملیس ترجمہ بھی کیا۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ مرحوم کی وفات سے ملک ایک دینی رہنماء ہی نہیں بلکہ ایک بلغ نظر اور جہاں دیدہ سیاسی شخصیت سے بھی محروم ہو گیا ہے۔ قومی سیاست میں ان کے کردار کو طویل عرصہ تک یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور سوگوار خاندان اور جماعت اسلامی کے کارکنوں کو صبر جیل عطا فرمائے۔ (آمین)“

جناب سپیکر: اس قرارداد کی مخالفت تو کسی طرف سے نہیں ہو گی؟ جی، اس قرارداد کی مخالفت تو نہیں کی گئی لیکن اگر کوئی معزز رکن اس بارے میں بات کرنا چاہے تو وہ کر سکتا ہے؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پہلے بھی بات کر چکے ہیں۔ آپ کی مرضی ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): چلیں! ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

”صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بزرگ سیاستدان اور ممتاز مذہبی سکالر اور جماعت اسلامی کے سابق امیر میاں طفیل محمد کے انتقال پر گھرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ اور مقبول دینی و سماجی شخصیت تھے۔ مرحوم نے حضرت

داتا گنج بخش، سکی مشورہ زمانہ کتاب "الشف المحبوب" کا مسلمیں ترجمہ بھی کیا۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ مر حوم کی وفات سے ملک ایک دینی رہنمائی نہیں بلکہ ایک باغ نظر اور جماں دیدہ سیاسی شخصیت سے بھی محروم ہو گیا ہے۔ قومی سیاست میں ان کے کردار کو طویل عرصہ تک یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مر حوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور سوگوار خاندان اور جماعتِ اسلامی کے کارکنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین) ”

بھی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

“صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بڑر گ سیاستدان اور ممتاز مذہبی سکالر اور جماعتِ اسلامی کے سابق امیر میاں طفیل محمد کے انتقال پر گرے رنج و غم کااظہار کرتا ہے۔ مر حوم نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ اور مقبول دینی و سماجی شخصیت تھے۔ مر حوم نے حضرت داتا گنج بخش، سکی مشورہ زمانہ کتاب "الشف المحبوب" کا مسلمیں ترجمہ بھی کیا۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ مر حوم کی وفات سے ملک ایک دینی رہنمائی نہیں بلکہ ایک باغ نظر اور جماں دیدہ سیاسی شخصیت سے بھی محروم ہو گیا ہے۔ قومی سیاست میں ان کے کردار کو طویل عرصہ تک یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مر حوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور سوگوار خاندان اور جماعتِ اسلامی کے کارکنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین) ”

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

### سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو ایوان میں پیش کئے گئے)

جناب سپیکر: سرکاری کارروائی کا وقت شروع ہوتا ہے۔

We take up the Punjab Finance Bill, 2009. Minister for Finance may move it.

### مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدر، 2009

**MINISTER FOR FINANCE** (Mr. Tanvir Ashraf Kaira): Sir! I move:

“That the Punjab Finance Bill, 2009 has been introduced to be taken into consideration at once.”

**MR. SPEAKER:** The motion moved is:

“That the Punjab Finance Bill, 2009 be taken into consideration at once.”

The motion moved and the question is:

“That the Punjab Finance Bill, 2009 be taken into consideration at once.”

(The motion was carried)

Now, we take up the Bill clause by clause.

#### **CLAUSE-2**

**MR. SPEAKER:** Now, clause 2 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

“That clause 2 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried)

#### **CLAUSE-3**

**MR. SPEAKER:** Now, clause 3 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

“That clause 3 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried)

**CLAUSE-1**

**MR. SPEAKER:** Now, clause 1 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

“That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried)

**PREAMBLE**

**MR. SPEAKER:** Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Preamble of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried)

**LONG TITLE**

**MR. SPEAKER:** Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Long Title of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried)

**MR. SPEAKER:** Third reading, Minister for Finance!

**MINISTER FOR FINANCE** (Mr. Tanvir Ashraf Kaira): Sir! I move:

“That the Punjab Finance Bill, 2009 be passed.”

**MR. SPEAKER:** The motion moved is:

“That the Punjab Finance Bill, 2009 be passed.”

The motion moved and the question is:

“That the Punjab Finance Bill, 2009 be passed.”

(The Bill was passed)

منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال 10-2009

**MR. SPEAKER:** Laying of the Schedule of the Authorized Expenditure for the year 2009-10. Minister for Finance may lay the Schedule of the Authorized Expenditure for the year 2009-10.

**MINISTER FOR FINANCE** (Mr Tanvir Ashraf Kaira): Sir! I lay the Schedule of the Authorized Expenditure for the year 2009-10.

**MR. SPEAKER:** The Schedule of the Authorized Expenditure for the year 2009-10 has been laid.

آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں بھریہ 2009

**MR. SPEAKER:** Next is the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2009 (Ordinance No. 1 of 2009). Minister for Law may lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2009 (Ordinance No. 1 of 2009).

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS**

(Rana Sana Ullah Khan): Sir! I lay:

“The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2009 (Ordinance No. 1 of 2009).”

**MR. SPEAKER:** The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2009 (Ordinance No. 1 of 2009) has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to Standing Committee

on Transport with the direction to submit its report up to 31<sup>st</sup> July 2009.

### آرڈیننس (ترمیم) رجسٹریشن سوسائٹیز بحیرہ 2009

**MR. SPEAKER:** The Societies Registration (Amendment) Ordinance, 2009 (Ordinance 2 of 2009). Minister for Law may lay the Societies Registration (Amendment) Ordinance, 2009 (Ordinance 2 of 2009).

### MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Rana Sana Ullah Khan): Sir! I lay:

“The Societies Registration (Amendment) Ordinance, 2009 (Ordinance 2 of 2009).”

**MR. SPEAKER:** The Societies Registration (Amendment) Ordinance, 2009 (Ordinance 2 of 2009) has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to Standing Committee on Cooperatives with the direction to submit its report up to 31<sup>st</sup> July 2009.

### مسودہ قانون واہ یونیورسٹی مصادرہ 2009

**MR. SPEAKER:** The University of Wah Bill, 2009 (Bill No. 12 of 2009). Minister for Law to introduce the University of Wah Bill, 2009 (Bill No. 12 of 2009).

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS**

(Rana Sana Ullah Khan): Sir! I introduce:

“The University of Wah Bill, 2009 (Bill No. 12 of 2009).”

**MR. SPEAKER:** The University of Wah Bill, 2009 ( Bill No. 12 of 2009) has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to Standing Committee on Education for report up to 31<sup>st</sup> July 2009.

رپورٹ  
(جواہان میں پیش ہوئی)  
پنجاب کے میدیکل اینڈ سیلتھ انسٹی ٹیو شنر کی سالانہ کارکردگی  
کی رپورٹ میں برائے سال 2007-08

**MR. SPEAKER:** The Annual Performance Reports of Medical and Health Institutions in the Punjab for the year 2007 and 2008. Minister for Law or Health!

**MINISTER FOR HEALTH(Malik Nadeem Kamran):** Sir! I lay:

“The Annual Performance Reports of Medical and Health Institutions in the Punjab for the year 2007 and 2008.”

**MR. SPEAKER:** The Annual Performance Reports of Medical and Health Institutions in the Punjab for the year 2007 and 2008 have been laid.

آج کے اجلاس کا ایجندہ تک پہنچ گیا المذا۔۔۔

سینئر وزیر اوزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد) بپاہنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / اوزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد) جناب سپیکر آج کے اخبارات میں خبر چھپی ہے کہ لاء ڈیپارٹمنٹ گورنر صاحب کے اختیارات میں کمی کے بارے میں کوئی working لیکن میرے علم میں آیا ہے کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ لہذا رانشاء اللہ صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ ذرا اس بارے میں وضاحت کر دیں تاکہ اخبارات میں صحیح خبر چھپے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانشاء اللہ خان) جناب سپیکر! سینئر منستر صاحب نے جس خبر کا حوالہ دیا ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی ایسی proposal زیر غور نہیں ہے جس میں ہم گورنر کے اختیارات کو کم کرنے کے لئے کوئی proposal دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ مطمئن ہیں؟

سینئر وزیر / اوزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جی۔

جناب سپیکر: اب اجلاس کل بروز ہفتہ مورخہ 27 جون 2009 صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ پلیز سننے گا۔ واضح رہے کہ کل ضمنی بحث پر بحث ہو گی۔ جو معزز اکیلن اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سکرٹری اسٹبلی کو بھجوادیں شکریہ